© rasailojaraid.com

کا جداگانہ مطالبہ بھی عین ممکن ہے۔ اس کے بعد قادیانی اور عیسائی سٹیٹوں کا مطالبہ بھی ہو سکتا ہے۔ پھر پاکستان کا سوال ہی کیا باقی رہ سکتا ہے۔؟ خدا ہمارے ملک کو ظاہری اور باطنی فتنوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ اگر آپ اس مقالہ کو کتابچہ کی شکل میں طبع کروا سکیں۔ تو انشاء اللہ زیادہ مفید ہوگا۔

(امیر الزمان ناظم اعلیٰ جمعیت علماء آزاد کشمیر)

مرزائی مسجد میں دولتانہ کا تجدید وفا " قیام پاکستان کی پچیسویں سالگرہ کے موقع پر مسجد فضل لندن میں ایک خصوصی تقریب منعقد کی گئی جس میں پاکستان کے سفیر میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا قیام نظریہ جمہوریت کی بنا پر ہوا ہے۔ اور اس میں ہماری کامیابی اور ترقی کا راز ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ آج اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ نوجوان نسل کو نظریۂ پاکستان اور اس کے بنیادی اصولوں سے آگاہ کیا جائے۔ تقریب کی ابتداء میں انہوں نے کہا کہ میں لندن مسجد میں تجدید وفا کے سلسلہ میں حاضر ہوا ہوں کیونکہ آج سے ۳۹ برس قبل جب میں پہلی بار یورپ آیا تو میری مغربی زندگی کے ابتدائی ایام اسی مسجد کے زیر سایہ گزرے۔ یوم پاکستان کی اس تقریب میں سینکڑوں پاکستانیوں نے شرکت کی۔ مسجد فضل لندن کی طرف سے اس موقع پر ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا ——" یہ جنگ لندن ۱۷ اگست ۱۹۷۲ء کا اقتباس ہے۔ دولتانہ صاحب! خوب آپ نے پاکستان کی سفارت کا جاتے ہی حق ادا کر دیا۔ (الحق)

ماہنامہ "البلاغ" سرپرست حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب تلمیذ رشید شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ
مدیر مسئول، مولانا محمد اسحاق خان —— ● آزاد کشمیر بھر میں اپنی نوعیت کا پہلا اور واحد مجلّہ —— ● دینی، علمی، اخلاقی و اصلاحی مضامین کا علمبردار و آئینہ دار —— ● ریاست میں قرآن و سنّت کی تعلیمات مقدسہ کا مبلغ و خادم ہے۔ مستقل عنوانات —— عصر حاضر حدیث نبوی کی روشنی میں —— کل کے معمار —— باب الاستفسارات —— محسنین دار العلوم، ہمارے اسلاف، اور صفحۂ خواتین وغیرہ وغیرہ۔
آئیے اس کار خیر میں خود بھی ہمارا ہاتھ بٹائیے۔ اور اپنے حلقۂ اثر و احباب میں بھی اسکی توسیع اشاعت کیلئے حتی المقدور اور بھرپور کوشش کیجئے۔

بقیہ: مسلمان کی تعریف —— رہے۔ ہزار روپے کا دعویٰ ہو تو کم از کم ۵ ہزار روپے فریقین کے لگ جائیں۔ اسکے مقابلہ میں شرعی نظام نہایت سہل، مفید اور انصاف کے حصول کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور شریعت اچھی چیز ہے۔ لیکن اس کیلئے چلانے والے بھی اچھے لوگ چاہئیں۔ کابل وغیرہ میں یہ مصیبت ہوئی کہ قاضی کے سامنے مقدمہ آجاتا اور وہ لطیفہ ہوتا کہ ایک شخص نے رشوت میں روٹی دی تھی، دوسرے نے کلہاڑی۔ اب عدالت میں اسے یاد دلانے کی کوشش میں ایک فریق کہتا کہ قاضی صاحب اس مقدمہ کو ایسا ختم کر دیں جیسے کلہاڑی سے دو ٹکڑے کئے جائیں تو قاضی صاحب کہتے کہ ہاں کوشش کرتا ہوں مگر کلہاڑی کے سامنے روٹی آجاتی ہے۔

© rasailojaraid.com